(۸۹)
(۷۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قانون توہین رسالت کے بارے میں سیکولر طبقے کی طرف سے ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ توہین رسالت کرنے والے کے بارے میں قتل کا لفظ قرآن مجید میں دکھاؤ۔ برائے مہربانی اس شبے کا تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا

المستفتی

تنویر علی

شبان ادکو نیشنل فورم پاکستان

(جواب مسلک ہے)

Daar-UL-Iftaa
Jamia Abdullah Bin Umar
23km Ferozpur Road Near
Kahna Nou
Lahore Pakistan

دارُالافتاء
جامعہ عبداللہ بن عمر
23 کلومیٹر فیروزپور روڈ نزد کاہنہ نو، لاہور پاکستان
0332-8291221 ، 042-35272270

تاریخ: ۱۴۴۳/۵/۱۵ھ

فتویٰ نمبر: ۲/۸۱

الجواب حامدًا ومصليًا

جواب سے پہلے کچھ باتیں تمہید کے طور پر سمجھ لیں:

1: شریعت کے احکام چار قسم کے دلائل سے ثابت ہوتے ہیں: کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، اجماع امت اور قیاس مجتہد۔ ان میں سے کسی بھی دلیل سے ثابت ہونے والا حکم شریعت کا حکم سمجھا جائے گا۔ البتہ دلیل کی قوت کے لحاظ سے حکم کی قوت مختلف ہوتی ہے۔ نیز سنت، اجماع اور قیاس کا حجت ہونا بھی چونکہ قرآن مجید سے ثابت ہے، لہذا ان تینوں دلائل سے ثابت ہونے والا حکم بھی در حقیقت، بالواسطہ قرآن مجید ہی سے ثابت ہوتا ہے۔

2: اصول مباحثہ (Principles of debate) کی رو سے مدعی کے ذمے اتنی بات ہے کہ اپنے دعوی کو ثابت کرنے والی کوئی سی دلیل پیش کر دے، جو اس کے دعوی کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہو۔ اس پر دوسرے فریق کو یہ کہنے کا حق نہیں ہوتا کہ فلاں خاص دلیل سے اپنا دعوی ثابت کرو۔ اس کی عرفی نظیر یہ ہے کہ عدالت میں اگر کوئی یہ کہے کہ میں اس گواہ کی گواہی نہیں مانتا، فلاں خاص آدمی آکر گواہی دے تو مانوں گا، یا یہ کہے کہ قانون کی عبارت میں فلاں خاص لفظ دکھاؤ تو تب یہ قانون مانوں گا، تو ظاہر ہے کہ عدالت نہ صرف اس بات کو ناقابل سماعت قرار دے گی، بلکہ عجب نہیں کہ اس بے جا مطالبے کو توہین عدالت سمجھا جائے۔

3: کتاب وسنت کی جو تشریحات حضرات صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین وغیرہ علماء حق سے نسل در نسل منقول چلی آتی ہیں وہی درست ہیں۔ اس راستے سے ہٹ کر کوئی نئی تشریح اختیار کرنا گمراہی ہے۔

یہ سب باتیں ثابت شدہ حقائق (proven facts) کی حیثیت رکھتی ہیں، اور علم دین کا مبتدی طالب علم بھی ان سے بخوبی واقف ہوتا ہے، اور علماء کرام نے اپنے اپنے موقع پر ان امور پر بہت تفصیلی کلام فرمایا ہے۔

یہ باتیں واضح ہو جانے سے سوال کا سقم ظاہر ہو گیا کہ نہ تو یہ مطالبہ درست ہے کہ توہین رسالت کی سزا قرآن مجید سے ثابت کرو، اور نہ ہی یہ سوال درست ہے کہ خاص قتل کا لفظ دکھاؤ۔ ایک اور مثال دیکھیے، توحید اور تقدیر اسلام کے دو بنیادی عقیدے ہیں، جنھیں مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ قرآن مجید میں یہ لفظ دکھاؤ: یاایہاالناس آمنوا بالتوحید، یاایہاالناس آمنوا بالتقدیر؟! عبادات میں نماز کی سب سے زیادہ تاکید ہے۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ نماز پڑھنے کا پورا طریقہ قرآن مجید میں دکھاؤ! ظاہر ہے کہ یہ سب سوالات غلط ہیں۔ سائل کو ان چیزوں کے مطالبے کا حق نہیں۔ صورت مسئولہ میں توہین رسالت کی سزا کے بارے میں جو سوال سیکولر طبقے کی طرف سے کیا جاتا ہے، وہ بھی ان غلط سؤالات کی طرح ہی ہے۔ ان مثالوں سے سؤال کی غلطی ان پر واضح کر دی جائے۔

اب توہین رسالت کی سزا کے بارے میں مختصر طور پر وضاحت کی جاتی ہے۔ یہ مسئلہ انتہائی اہم اور حساس نوعیت کا ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر علماء کرام نے اس پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ مثلا: شیخ ابن سحنون مالکی (م265ھ) کی کتاب "رسالۃ فیمن سب النبی ﷺ"، شیخ ابن تیمیہ حنبلی (م728ھ) کی کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ"، شیخ تقی الدین سبکی شافعی (م756ھ) کی کتاب "السیف المسلول علی من سب الرسول ﷺ"، شیخ محی الدین حنفی (م904ھ) کی کتاب "السیف المشہور علی الزندیق وشاتم الرسول ﷺ"، شیخ ابن عابدین حنفی (م1252ھ) کی کتاب "تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ الکرام علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام"، وغیرہ وغیرہ۔

اگر کوئی مسلمان، نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے تو وہ بالاتفاق مرتد اور واجب القتل ہے، اور یہ قتل کی سزا اس پر بطور حد جاری ہو گی۔ (فتاوی بینات: 1/98-106 ملخصا)

اگر کوئی کافر ذمی، نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے تو اسے قتل کرنا بھی مشروع ہے، جب کہ یہ حرکت اعلانیہ کی گئی ہو یا اس کی عادت کرے، خصوصا اس زمانے میں، جب کہ توہین رسالت کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں سے نبی اکرم ﷺ کی محبت اور اسلام کی عظمت کھرچنے کی کوششیں ہو رہی ہیں، تو اس جرم کی روک تھام کے لیے قتل کی سزا ہی قرین مصلحت ہے۔ چنانچہ مثلا پاکستان پینل کوڈ (PPC) سیکشن 295-سی کا متن حسب ذیل ہے: "کوئی شخص بذریعہ الفاظ زبانی، تحریری یا علانیہ، اشارتا، کنایتا، بہتان تراشی کرے اور رسول اکرم ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرے، اسے سزائے موت یا سزائے عمر قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا مستوجب بھی ہو گا"۔ (ناموس رسول ﷺ: ص 339، اسماعیل قریشی) بعد میں فیڈرل شریعت کورٹ کے ایک فیصلے میں عمر قید کی متبادل سزا ختم کرنے کا کہا گیا۔ اور یہ کہ اگر 30 اپریل 1991م تک ایسا نہیں کیا جائے تو "یا عمر قید" کے الفاظ دفعہ 295-سی تعزیرات پاکستان میں اس تاریخ سے غیر مؤثر ہو جائیں گے۔ (مصدر سابق: ص 363) تاہم یہ واضح رہے کہ یہ سزا دینے کا درست طریقہ یہ ہے کہ عدالت سے رجوع کیا جائے، لہذا اس پر عمل کیا جائے۔

انتباہات مفیدہ: ص 44

فن مناظرہ کا یہ مسئلہ قرار پایا ہے کہ مدعی سے نفس دلیل کا مطالبہ ہو سکتا ہے، کسی خاص دلیل کا مطالبہ نہیں ہو سکتا۔ نیز تصریح کی ہے کہ دلیل (خاص) کی نفی سے مدلول کی نفی نہیں لازم آتی۔ کیونکہ دلیل ملزوم ہے اور مدلول لازم، اور نفی ملزوم مستلزم نہیں نفی لازم کو۔ (کیونکہ لازم ملزوم سے اعم ہو سکتا ہے، لہذا ایک مدلول متعدد دلیلوں سے ثابت ہو سکتا ہے، تو کسی خاص دلیل کی نفی سے مدلول کی نفی ثابت نہ ہوئی)۔ پس جو شخص دعوی کرے کہ فلاں امر شرع سے ثابت ہے اس کو اختیار ہے کہ شرع کی جس دلیل سے چاہے اس کو ثابت کر دے۔ کسی کو اس سے اس مطالبہ کا حق نہیں پہنچتا کہ مثلا قرآن ہی سے ثابت کرو۔

في الدر مع الرد : كتاب الجهاد ، مطلب في حكم سب الذمي النبي – ﷺ ، 213/4 ، 214

(و) لا (بالزنا بمسلمة وقتل مسلم) وإفتان مسلم عن دينه وقطع الطريق (وسب النبي – ﷺ –)

(قوله وسب النبي – ﷺ –) أي إذا لم يعلن، فلو أعلن بشتمه أو اعتاده قتل، ولو امرأة . وبه يفتى اليوم . در منتقى . وهذا حاصل ما سيذكره الشارح هنا . وقيده الخير الرملي بقيد آخر حيث قال أقول: هذا إن لم يشترط انتقاضه به أما إذا شرط انتقض به كما هو ظاهر...... فصار الحاصل: أن عقد الذمة لا ينتقض بما ذكروه ما لم يشترط انتقاضه به ، فإذا اشترط انتقض، وإلا فلا إلا إذا أعلن بالشتم أو اعتاده . ..... (قوله ويؤدب الذمي ويعاقب إلخ) أطلقه فشمل تأديبه وعقابه بالقتل، إذا اعتاده، وأعلن به كما يأتي، ويدل عليه ما قدمناه آنفا عن حافظ الدين النسفي، وتقدم في باب التعزير أنه يقتل المكابر بالظلم وقطاع الطريق والمكاس وجميع الظلمة وجميع الكبائر، وأنه أفتى الناصحي بقتل كل مؤذ .

وفي إعلاء السنن : أبواب الجزية ، باب يقتل الذمي رجلا كان أو امرأة إذا أعلن بسب الله والرسول بما لا يدينه وكذا إذا طعن في دين الإسلام بنحوه ، 539/12 – 549

....وبالجملة فلا خلاف بين العلماء في قتل الذمي أو الذمية إذا أعلن بشتم الرسول أو طعن في دين الإسلام طعنا ظاهرا أو نسب إلى الله تعالى ما لا يعتقده ولا يتدين به . وإنما الخلاف في

انتقاض العهد به . ... وقال أبو حنيفة : لا ينتقض العهد (أي عهد الذمة) إلا بالامتناع من الإمام على وجه يتعذر معه أخذ الجزية . وقال الخير الرملي : لا يلزم من عدم النقض عدم القتل فقد صرحوا قاطبة بأنه يعزر على ذلك ويؤدب ، ويجوز الترقي في التعزير إلى القتل إذا أعظم موجبه ..... ثم اعلم إن قتل من سب الله ورسوله ودينه ليس بمتعين عند الشافعي وأحمد ، بل يخير الإمام فيه بين أربعة أشياء القتل والاسترقاق والفداء والمن صرح به الموفق في المغني : 609/10 وذكر نحوه في رحمة الأمة ..... عدم الانتقاض لا يستلزم عدم القتل فللإمام أن يقتله تعزيرا أو ينبذ إليهم على سواء ..... فيقتل مسلم حدا لكونه بذلك مرتدا ولا يجب قتل الذمي لعدم انتقاض عهده به ، بل يعزر ويجوز في التعزير الترقي إلى القتل إن رآه الإمام .... وحاصله إن عقد الذمة ولو كان مطلقا غير مشروط بالشروط يقتضي ترك إيذاء المسلمين في الله ورسوله وفي دينهم ، فإذا خالفوا ذلك انتقض العهد ، وهذا هو ما أفتى به المتأخرون منا ، والأثر يؤيدهم ، وهو نص في الباب . ولعله لم يبلغ القدماء من علمائنا أو بلغهم ولم يروه صالحا للاحتجاج له ، لما في بعض رواته من المقال فاحتاطوا في الافتاء بدليل لا ينتهض للاحتجاج به . وأفتى المتأخرون بما تضمنه لتأيده بنصوص قد مر ذكرها في دلائل الخصوم فتأمل . ... إذا طعن الذمي في دين الإسلام طعنا ظاهرا جاز قتله ، لأن العهد معقود معه على أن لا يطعن فإذا طعن فقد نكث عهده وخرج من الذمة....... وبما ذكرنا من أقوال الحنفية متقدميهم ومتأخريهم يتضح غاية مراعاتهم دلالات الأحاديث واعتناءهم بالعمل بالجمع بين مختلفها وهذا هو الفقه الذي قد خصهم الله به من بين سائر العلماء ، ولله الحمد .

295-C. Use of derogatory remarks, etc., in respect of the Holy Prophet:
Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine.

http://www.pakistani.org/pakistan/legislation/1860/actXLVof1860.html